سعودی عرب کے قومی دن کے حوالہ سے !!!

تاریخ شاہد ہے کہ 23 ستمبر 1932ء کا دن سعودی عرب کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ اس روز نقشہ عالم پر ایک نئی مملکت کا ظہور ہوا جسے المملکۃ العربیۃ السعودیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے یہ ملک نجد و حجاز کے نام سے مختلف قبائل میں بٹا ہوا تھا۔ اب یہ مملکت عرب دنیا میں سب سے بڑی اور اہم مملکت ہے جس کا کل رقبہ/870000 مربع میل ہے۔ یہ ملک برِ اعظم ایشیا کا حصہ ہے۔ اس کے مغرب میں بحرِ احمر، مشرق میں خلیج فارس، جنوب میں ملکِ یمن اور شمال میں اردن اور عراق ہے۔ اس کی آبادی تقریباً پونے دو کروڑ ہے۔ پچاس لاکھ سے زائد غیر ملکی افراد وہاں مختلف شعبوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے زیادہ افراد برصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھتے ہیں۔

ایک دور تھا جب صحرائے عرب میں حجاج کرام کے قافلے لٹ جایا کرتے تھے۔ قبائل اپنے چھوٹے چھوٹے مسائل پر آپس میں دست بگریباں رہتے تھے اور تلواریں نیام سے نکل آتی تھیں۔ لیکن جب مغفور الملک عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعودؒ نے اس نئی مملکت کی بنیاد رکھی اور اس کی زمامِ اقتدار سنبھال لی تو اس وقت انہیں بہت سی مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن ان کے عزم مصمم اور مخلصانہ مساعی میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہی اور انہوں نے اعلان کیا کہ اس ملک کا قانون، اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی سنتِ مطہرہ ہے۔ پھر جزیرہ نمائے عرب میں امن و سکون کا پرچم بلند ہوا۔ اس کے بعد نہ کوئی قافلہ لوٹا گیا اور نہ ہی قبائل نے آپس میں لڑائی جھگڑے کیئے۔ یہ ملک امن و سلامتی کا گہوارہ بن گیا۔ قافلوں کو لوٹنے والے ان کے محافظ بن گئے۔

شاہ عبدالعزیز آل سعودؒ کی مساعی جمیلہ، قائدانہ صلاحیتوں، اولوالعزمی، تدبر اور اسلامی اقدار فرمانروائی کا اعجاز تھا کہ مملکت سعودی عرب اپنی موجودہ شکل میں تشکیل پذیر ہوئی۔ جس نے توحید خالص اور سلفیت کا پرچم تھام رکھا ہے اور قبر پرستی کی تمام بدعتیں دم توڑ کر رہ گئی ہیں۔ جس وقت شاہ عبدالعزیز آل سعودؒ نے مملکت کا انتظام سنبھالا تو مولانا ابوالکلام آزادؒ نے کہا تھا کہ ''اب شریف حسین کے فتنہ سے یہ سرزمین مقدس پاک ہوگئی ہے اور اس طرح وہ عظیم الشان اسلامی ریاست مکمل ہوگئی ہے جس کا شرف، قدرت الٰہی نے شاہ عبدالعزیز آل سعودؒ کے نام لکھ دیا تھا۔ اب نہ صرف سرزمین حجاز بلکہ جزیرۃ العرب کیلئے بالکل ایک نئی

صورت حال پیدا ہوگئی ہے اور جزیرۃ العرب کا سب سے بڑا انسان ہمارے سامنے نمودار ہوگیا ہے اور ایک عظیم مستقبل اس کے عقب میں ہے۔ اب صدیوں کے بعد مسلمانانِ عالم کو موقع ملا ہے کہ سرزمین حجاز کی تجدید و اصلاح کے خواب کی تعبیر ڈھونڈیں۔"

ایک دنیا اس امر کی معترف ہے کہ حکومت کے اس محل کو جس کی بنیاد شاہ عبدالعزیز آل سعودؒ نے رکھی تھی، خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ نے اسے نئی رفعتوں سے ہمکنار کر دیا تھا۔ اب خادم الحرمین الشریفین ملک عبداللہ بن عبدالعزیز حفظہ اللہ تعالیٰ انہی خطوط پر گامزن ہیں اور عالم اسلام کے قائد ہیں۔ مسلمانوں کو رشتہ وحدت میں منسلک کرنے، اسلامی اتحاد کو فروغ دینے اور اسے مستحکم کرنے کیلئے اپنی مساعی جمیلہ بروئے کار لا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے حرمین شریفین کی توسیع اور اس کی تزئین کیلئے خزانوں کے منہ کھول رکھے ہیں اور حجاج کرام کو ہر سہولت دینے کیلئے مملکت کے کئی شعبے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اب حجاج کرام اور زائرین کیلئے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک ریلوے لائن بچھانے کا منصوبہ زیر عمل ہے۔

سعودی عرب کی حکومت کی داخلی سیاست اور طرز حکومت اسلامی ضابطوں کے تابع ہے۔ اس کا نظام شورائی ہے۔ مجلس شوریٰ میں ارباب حل و عقد اور علماء و مشائخ موجود ہیں جن سے رائے اور مشورہ لیا جاتا ہے۔ بعد ازاں اس کی روشنی میں سرکاری حکم جاری کیا جاتا ہے۔ آل سعود میں جتنے بھی حکمران آئے ان سب کی سعی مشترک، اسلامی اقدار کی فرمانروائی، فلاحی مملکت کا قیام اور امن و امان کا استحکام ہے جس کے نتیجے میں جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ عدالتوں میں مقدمات بھی نہایت کم ہوتے ہیں۔ یہ چیزیں عظیم قربانیوں، طویل جدوجہد اور اسلام کی فرمانروائی کا ماحصل ہیں۔ جناب ڈاکٹر عبداللہ عبدالمحسن الترکی سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی نے لکھا ہے اور سعودی عرب کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ دنیا بھر اور عالم اسلام میں وہ واحد ملک ہے جس میں دین اور سیاست دونوں یکجا ہیں۔ اس بنا پر اس کی سیاست کا تعلق دعوت اسلام سے بھی ہے۔

ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب سعودی عرب کو متحد کیا تو اس کی سیاست کی بنیاد دین پر رکھی، پھر تجرباتی اور واقعاتی طور پر سعودی عرب نے دور حاضر میں یہ ثابت کر دیا کہ سیاسی اور معاشرتی میدان میں وہ دین و دعوت کی بنیاد پر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب مغربی کلچر کے حملوں سے محفوظ ہے۔ اس نے اپنے معاشرے میں اسلامی اور عربی کلچر کی پابندی کی ہے جب کہ دیگر اسلامی ممالک مغربی کلچر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ ترقی کی آڑ میں وہ مغربی کلچر کے رنگ میں رنگتے چلے گئے۔ جب کہ سعودی عرب نے زندگی کے

تمام شعبوں میں بھرپور ترقی کی اور اپنے کلچر اور تشخص کو بھی برقرار رکھا۔ سعودی عرب کے اس تجربے نے ثابت کر دیا کہ مکمل طور پر اسلامی اور دینی بنیادوں پر اگر کسی حکومت کو استوار کیا جائے تو اس کی ترقی میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی۔ زندگی کے تمام شعبوں میں ترقی کے باوجود سعودی عرب، مغربی ممالک کے ان منفی اثرات سے محفوظ ہے جن سے دیگر عرب ممالک، ایشیا اور افریقہ کے مسلم ممالک محفوظ نہ رہ سکے۔"

حکومت سعودیہ کا یہ بھی بڑا کارنامہ ہے کہ اس کے حکمرانوں نے مملکت کے مختلف علاقوں کے دورے کئے تاکہ قوم میں محبت ومودت اور بھائی چارے کی قدریں توانا ہو سکیں اور ترقی واستحکام کے ستونوں کو مضبوط کیا جائے۔ حکومت نے تعلیم کی بنیادوں کو مستحکم کرنے کا بیڑا اٹھایا اور ملک میں مدارس ویونیورسٹیوں کا جال بچھا دیا۔ جس کے نتیجہ میں ملک میں جہاں دینی تعلیم عام ہوئی ہے وہاں عصری علوم پر بھی پوری توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔ جن سے وسائل پیدا کر کے ترقی کی نئی راہیں استوار ہو رہی ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ سعودی عرب میں آج تعلیم کا آفتاب نصف النہار کی منزل پر ہے اور حکومت نے علمی، تحقیقی اور ثقافتی میدان میں ترقی کی بہت سی منزلیں طے کی ہیں۔

یہ حکومت سعودی عرب کا اعزاز ہے کہ شریعت کے مطابق احکامات نافذ کرنے کی وجہ سے دنیا میں ایک مثالی مملکت تسلیم کی جاتی ہے۔ اس کا عقیدہ اور عمل دونوں ہی شریعت اسلامیہ کے تابع ہیں۔ وہ عملی ترقی، خوشحالی اور امن وامان میں اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قدرتی وسائل سے مالا مال کر رکھا ہے اور اس نے بھی دنیا بھر کے نادار ومجبور مسلمان بھائیوں کے تعاون امداد میں بھی کبھی دریغ نہیں کیا۔ ماضی قریب میں وطن عزیز جس المناک اور خوفناک سیلاب کی تباہ کاریوں کا شکار ہوا، سعودی عرب سیلاب زدگان کی امداد اور بحالی میں دنیا کے تمام ممالک سے سبقت لے گیا۔ شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ نے کہا تھا کہ پاکستان اور سعودی عرب اصل میں دو ملک نہیں بلکہ ایک ملک کے دو نام ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب نے ہمیشہ مسئلہ کشمیر میں پاکستان کے مؤقف کی حمایت کی ہے۔ اسی طرح مسئلہ فلسطین میں سعودی عرب کا موقف امت مسلمہ کی امنگوں کی عین مطابق ہے۔ اس نے آج تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔ اب خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز بھی اسی پالیسی پر گامزن ہیں۔

سعودی عرب نے تبلیغ اسلام، قرآن مجید کی اشاعت اور اس کی مفت تقسیم، تعمیر مساجد، اسلامی مراکز کا قیام، مختلف ممالک میں مبعوثین کا تقرر اور دینی لٹریچر کی اشاعت وتقسیم کے سلسلہ میں اس کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ سعودی عرب کے یوم الوطنی کے موقع پر ہم اعیان حکومت اور اسلامیان مملکت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ترقی واستحکام کی بہاروں سے ہمکنار کرتا رہے اور وہ امت مسلمہ کیلئے پہلے سے زیادہ باعث خیر وبرکت اور فلاح وکامرانی کا ذریعہ بنے۔ آمین! (بشکریہ ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور)